Umrah Ka Masnoon Tareeqah Aur Uske Masail

عمرہ کا مسنون طریقہ اور اس کے مسائل

JEDDAH DAWAH CENTER

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
FOLLOW US ON facebook Sheikh Maqhool Ahmed Salafi Off page 00966531437827

عمرہ کا مسنون طریقہ اور اس کے مسائل

تحریر: مقبول احمد سلفی

جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب

عمرہ ایک عظیم اور بڑے اجر والی عبادت ہے جس کا کوئی وقت متعین نہیں ہے، سال میں کسی بھی وقت ادا کرسکتے ہیں لہذا جس مرد یا عورت کو اللہ نے عمرہ کرنے کی طاقت وسہولت دی ہے اسے مکہ پہنچ کر عمرہ کی سعادت حاصل کرنا چاہیے۔ گو کہ عمرہ کے حکم کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ واجب کہ نہیں لیکن صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ حج کی طرح عمرہ بھی زندگی میں ایک بار استطاعت رکھنے والے مرد اور استطاعت رکھنے والی عورت پر واجب ہے۔

عمرہ کا طریقہ بہت آسان ہے پھر بھی لوگ جہالت کی وجہ سے عمرہ کی ادائیگی میں بہت غلطیاں کرتے ہیں اس لئے میں آسان طریقے سے عمرہ کا مسنون طریقہ بیان کرتا ہوں ساتھ ہی احکام ومسائل کے ساتھ عوام کی غلطیوں پر بھی تنبیہ کروں گا۔ عمرہ کی ادائیگی میں محض چار کام ہیں۔ پہلا کام میقات سے احرام باندھنا، دوسرا کام مکہ پہنچ کر کعبہ کا سات چکر طواف کرنا (ساتھ میں دوگانہ نماز طواف پڑھنا)، تیسرا کام صفاومروہ کی سات چکر سعی کرنا اور چوتھا و آخری کام سر کا بال کٹانا۔ ان چار کاموں کے احکام جاننے سے قبل عمرہ کے ارکان

، واجبات اور سنن کو جاننا ضروری ہے تا کہ اس بات کا یقین کیا جاسکے کہ آپ نے واقعی سنت کے مطابق عمرہ کیا ہے، اس میں نہ کوئی رکن چھوٹا، نہ کوئی واجب ترک کیا اور سنت چھوٹ جانے سے عمرہ کی صحت پر اثر نہیں پڑتا پھر بھی سنت کو بغیر عذر کے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

عمرہ کے تین ارکان ہیں۔

(1) احرام باندھنا (2) طواف کرنا (3) سعی کرنا

عمرہ کے دو واجبات ہیں۔

(1) میقات سے احرام باندھنا (اہل مکہ حدود حرم سے باہر نکل کر احرام باندھیں گے اور میقات کے اندر والے مثلاً جدہ والے اپنی رہائش سے احرام باندھیں گے)

(2) مردوں کے حق میں بال منڈوانا یا پورے سر سے بال چھوٹا کروانا اور عورتوں کے حق میں انگلی کے ایک پور برابر بال کاٹنا۔

عمرہ کی سنتیں متعدد ہیں۔

ارکان اور واجبات کے علاوہ جو بھی اعمال عمرہ ہیں وہ سنت میں داخل ہیں جیسے احرام کے وقت غسل کرنا (عورت و مرد سب کے لئے حتی کہ حائضہ و نفساء کے حق میں بھی)، جسم میں خوشبو لگانا، احرام کا لباس سفید پہننا (مردوں کے لئے)، احرام باندھ کر تلبیہ پکارنا،

طواف میں اضطباع (دایاں کندھا کھلا) کرنا، طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (تیز تیز چلنا) کرنا، رکن یمانی کا استلام کرنا، حجر اسود کا بوسہ یا اشارہ یا استلام کرنا، سعی میں مردوں کا ہری بتی کے درمیان دوڑنا، دوران عمرہ طواف و سعی میں ذکر اور دعا میں مشغول رہنا بطور خاص رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان "**ربنا آتنا......الخ**" پڑھنا اور صفا و مروہ پر دعا کرنا۔ وغیرہ

ترک اعمال عمرہ سے متعلق احکام

☆اگر کسی نے عمرہ میں کوئی رکن چھوڑ دیا تو اس کا عمرہ نہیں ہو گا۔

☆اگر کسی نے عمرہ میں کوئی واجب چھوڑ دیا تو دم دینے سے عمرہ صحیح ہو جائے گا۔

☆اور کوئی کوئی سنت چھوٹ جائے تو عمرہ صحیح ہے پھر بھی کوشش یہ ہو کہ مکمل سنت کے مطابق عمرہ کریں۔

ممنوعات احرام

حالت احرام میں دس کام ممنوع ہیں جنہیں محظورات احرام کہاجاتاہے ۔ (1)بال کاٹنا(2)ناخن کاٹنا(3)مرد کا سلاہوا کپڑا پہننا (4)خوشبو لگانا(5)مرد کا سر ڈھانپنا(6)عورت کے لئے دستانہ اور برقع ونقاب لگانا(منع

ہے تاہم اجنبی مردوں سے دوپٹہ کے ذریعہ اپنے ہاتھ وچہرہ کا پردہ کرے گی) (7)بیوی کو شہوت سے چمٹنا(8)عقد نکاح کرنا(9)جماع کرنا(10)اور شکار کرنا۔

ارتکاب ممنوعات کا حکم

ایک سے لے کر سات ممنوعات کا حکم یہ ہے کہ جو لاعلمی (انجانے) میں ان سات ممنوعات میں سے کسی کا بھی ارتکاب کرلے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے لیکن اگر عمدا(جان بوجھ کر) کسی کا ارتکاب کیا تو فدیہ دینا ہوگا۔ فدیہ میں یا تو تین روزہ رکھنا ہے یا مکہ میں ایک ذبیحہ دینا ہے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

عقد نکاح میں کوئی فدیہ نہیں ہے لیکن دوران عمرہ یعنی احرام کی حالت میں جماع کرنے سے عمرہ فاسد ہوجاتا ہے، وہ فی الحال اپنا عمرہ مکمل کرے گا بعد میں اس عمرہ کی قضا کرے گا اور ایک بکری ذبح کرے گا۔ شکار کرنے کی صورت میں اسی کے مثل جانور ذبح کرنا ہوگا۔

مناسک عمرہ کا طریقہ

اب آپ کے سامنے عمرہ کا طریقہ بیان کرتے ہیں۔ آپ کو مختصرا یہ معلوم ہوگیا ہے کہ عمرہ چار کاموں پر مشتمل ہے احرام، طواف، سعی اور حلق یا قصر۔ ان چار کاموں کو یعنی عمرہ کے طریقہ کو تفصیلا نیچے بیان کیا جاتا ہے۔

عمرہ کا پہلا کام: میقات سے احرام باندھنا

پہلے احرام سمجھ لیں پھر میقات سے احرام باندھنے کا طریقہ جانیں۔ احرام کہتے ہیں حج یا عمرہ کی نیت کرنا جیسے کوئی میقات پر غسل کر کے احرام کی چادر لگا کر اپنی زبان سے کہے "**لبيك عمرة**"۔ یہ الفاظ کہتے ہی احرام میں داخل ہو جائے گا اور وہ محرم کہلائے گا اور احرام کی ممنوعات سے پرہیز کرے گا۔

میقات سے احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا بھر سے حج و عمرہ کے واسطے آنے والوں کے لئے مکہ کے چاروں طرف پانچ میقات متعین فرمائی ہے، حج یا عمرہ کرنے والا ان میقات میں سے جو اس کے لئے قریب میقات ہے وہاں سے احرام باندھے گا۔ ان پانچوں میقات کی تفصیل آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

(1) یلملم: یہ انڈیا، پاکستان، چین، یمن اور ان لوگوں کے لئے ہے جو اس راستے سے گزرے ، یہ جدہ سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔

(2) ذوالحلیفہ: یہ مدینہ سے تقریبا نو کلو میٹر کے قریب ہے اور یہ اہل مدینہ اور اس راستے سے گزرنے والوں کی میقات ہے۔ مدینہ سے مکہ کے لئے ٹرین بھی آتی ہے ، احرام باندھ کر ٹرین سے بھی مکہ آسکتے ہیں کیونکہ میقات قریب ہے۔

(3) ذات عرق: یہ عراق اور اس جانب سے آنے والوں کی میقات ہے۔

(4) جحفہ (رابغ): یہ شام، مصر اور دیار مغرب والوں کی میقات ہے۔

(5) قرن المنازل (السیل الکبیر): یہ طائف میں واقع ہے اور یہ اہل نجد اور اس جانب سے گزرنے والوں کی میقات ہے۔ طائف والے، قصیم کے علاقہ والے، ریاض والے، دمام والے، خبر والے، جبیل والے، احساء اور قطیف والے سب یہیں سے احرام باندھیں گے۔

احرام باندھنے کا طریقہ: ان پانچ مواقیت میں سے جو آپ کی قریبی میقات ہے وہاں پہنچ کر غسل کریں، اعضائے بدن پر خوشبو لگائیں (احرام کی چادر پر نہیں) اور سفید و صاف ستھری دو بغیر سلی ہوئی چادر پہن لیں اور زبان سے کہیں "**لبيك عمرة**"۔ اب آپ احرام میں داخل ہوگئے۔ عورتیں غسل کرکے اپنا لباس بدل لیں جو پہننا چاہیں تاہم دستانہ اور نقاب نہ استعمال کریں، عبایا کے ساتھ ایک بڑی اوڑھنی استعمال کریں جس سے چہرہ اور ہاتھ بھی ڈھک سکیں اور پھر زبان سے کہیں "**لبيك عمرة**"۔ اب آپ عورتیں بھی احرام میں داخل ہوگئیں۔

جن کے لئے میقات پر غسل کرنا اور احرام کی چادر پہننا کسی سبب مشکل ہے وہ اپنے گھر سے غسل کرکے احرام کی چادر پہن کر میقات سے گزرتے وقت زبان

سے نیت کر لیں یعنی لبیک عمرہ کہہ لیں، احرام میں داخل ہو جائیں گے اور اسی طرح جو لوگ کسی دوسرے ملک یا دوسرے شہر سے بذریعہ فلائٹ (جہاز) عمرہ کے لئے آرہے ہیں وہ اپنے گھر میں ہی غسل کر کے احرام کی چادر لگا لیں اور جب آپ کی فلائٹ (جہاز) میقات کے قریب آئے تو اپنی زبان سے "**لبيك عمرة**" کہیں۔

احرام سے قبل غیر ضروری بالوں کی صفائی اور ناخن کاٹنا ضروری نہیں ہے، ضرورت ہو تو ان کی صفائی کریں اور غسل کرنا بھی ضروری نہیں ہے مسنون ہے، کوئی عذر ہو تو غسل چھوڑ سکتے ہیں۔ احرام کی کوئی مخصوص نماز نہیں ہے تاہم آپ نے غسل کیا ہے اور وضو بھی کیا ہے تو وضو کی دو رکعت سنت اسی جگہ اور اسی وقت ادا کر لیں۔

احرام باندھ لینے کے بعد ممنوعات احرام سے بچتے رہیں گے اور میقات سے لے کر مکہ پہنچنے تک بلند آواز سے تلبیہ پکارتے رہیں گے، عورتیں آہستہ تلبیہ پکاریں۔ تلبیہ کے الفاظ اس طرح ہیں۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ(حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں، تمام حمد تیرے ہی لیے ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، بادشاہت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں)

عمرہ کا ارادہ کرنے والی کسی عورت کو میقات پر یا اس سے قبل حیض ونفاس آجائے تو وہ بھی غسل کرکے احرام باندھ سکتی ہے اور پاک ہونے تک احرام میں باقی رہے گی، جب پاک ہوجائے تو غسل کرکے عمرہ کرے گی، اسے میقات پر جانے اور دوبارہ احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ پہلے سے ہی احرام کی حالت میں ہے اور حالت حیض ونفاس میں ذکرودعا ممنوع نہیں ہے لہذا تلبیہ پکارنے اور ذکرودعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جس مرد یا عورت کو کسی قسم کا خدشہ اور ادائیگی عمرہ میں کوئی رکاوٹ محسوس ہو تو وہ احرام باندھتے وقت یہ شرط لگالے:"**إِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي**"(اگر مجھے کوئی روکنے والا روک دے تو میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے گا)۔ بعض عورتیں حیض روکنے کے لئے گولی کھاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ مذکورہ شرط لگالے کیونکہ گولی کھانے سے بسا اوقات نقصان ہوتا ہے اور حیض میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔

اس شرط کے لگانے کا فائدہ یہ ہوگا کہ احرام باندھنے کے بعد آگے عمرہ کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ آجائے گی تو عمرہ کرنے والے مرد یا عورت احرام کھول کر حلال ہوجائیں گے، اس پر نہ کوئی فدیہ ہوگا، نہ عمرہ مکمل کرنا ضروری ہوگا، نہ عمرہ کی قضا کرنا ہوگا اور نہ ہی بال کٹانا ہوگا۔

عمرہ کا دوسرا کام: بیت اللہ کا طواف کرنا

راستہ بھر تلبیہ پکارتے احرام کی حالت میں ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے، اب تلبیہ بند کر دینا ہے اور بیت اللہ میں داخل ہو کر عمرہ کا دوسرا کام یعنی طواف کرنا شروع کر دینا ہے۔ اگر اس وقت کوئی فرض نماز ہو رہی ہو تو آپ فرض نماز ادا کر لیں لیکن اگر نماز کا وقت نہ ہو یا نماز میں ابھی وقت ہو تو آپ فورا طواف شروع کر دیں گے۔

یہاں یہ بات جان لیں کہ طواف کے لئے وضو ضروری ہے، وضو ٹوٹ جائے تو پھر سے وضو کرنا ہو گا اور وضو کے بعد وہیں طواف شروع کریں جہاں سے چھوڑے تھے اور وضو سے پہلے والا چکر بھی شمار کریں گے۔

طواف کا طریقہ کیا ہے؟ آپ اوپر والی چادر کو اضطباع کی شکل میں کر لیں یعنی دایاں کندھا کھول لیں اور چادر کے دائیں سرے کو دائیں ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں، اس طرح دایاں کندھا کھلا اور بایاں کندھا ڈھکا ہو گا۔ پھر حجر اسود کے پاس آ جائیں اور یہاں سے طواف شروع کریں۔ طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کی طرف دایاں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کریں اور زبان سے ایک مرتبہ "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کہیں۔ عورتیں بھی اسی طرح حجر اسود کے پاس دایاں ہاتھ اٹھا کر زبان سے آہستہ "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کہیں۔

حجر اسود سے لے کے حجر اسود تک ایک چکر ہوتا ہے اور ہمیں اس طرح سات چکر پورا کرنا ہے، ہر چکر میں حجر اسود کے پاس دایاں ہاتھ اٹھا کر "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہنا ہے اور حجر اسود سے پہلے والا کونہ جسے رکن یمانی کہتے ہیں، اس کو ہر چکر میں چھو سکیں (استلام کر سکیں) تو ٹھیک ہے اور نہ چھو سکیں تو کوئی بات نہیں ہے تاہم اس رکن یمانی سے لے کر حجر اسود تک یہ دعا بار بار پڑھیں: **رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔** (اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما)

بقیہ جگہوں پر کوئی بھی دعا، ذکر اور تلاوت کرتے رہیں اور یاد رہے کہ ہر چکر کی الگ الگ مخصوص دعا جو عوام میں مشہور ہے وہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ نیز طواف و سعی کے دوران مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں۔

سات چکر طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس یا حرم شریف میں جہاں جگہ ملے وہاں طواف کی دوگانہ ادا کریں۔ نماز شروع کرنے سے پہلے مرد حضرات دایاں کندھا ڈھک لیں جو طواف میں کھول رکھے تھے کیونکہ کندھا ڈھکنا نماز کی شرائط میں سے ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔ (صحیح مسلم:516)

پھر دو رکعت اس طرح پڑھیں ، پہلی رکعت میں الحمد للہ کے بعد قل یا ایھا الکافرون کی تلاوت کریں اور دوسری رکعت میں الحمد للہ کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھیں۔

عمرہ کا تیسرا کام: صفا و مروہ کی سعی کرنا

طواف اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا پہاڑ پر جائیں اور کعبہ کی طرف چہرہ کر کے پہلے یہ آیت تلاوت کریں: **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّهِ** [البقرة:158]. پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ"۔ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبو نہیں وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اقتدار اسی کا حق ہے، حمد و شکر کا وہی مستحق ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے تنہا تمام کافر گروہوں کو شکست دی)۔

پھر ہاتھ اٹھا کر جو چاہیں اللہ سے دعا کریں، دعا میں کعبہ کی طرف ہی چہرہ رکھیں۔ صفا سے اتر کر مروہ کی طرف عمومی چال میں چلیں اور چپ نہ رہیں طواف کی طرح یہاں بھی ذکر و دعا اور تلاوت وغیرہ پڑھتے رہیں، ہری بتی کے درمیان مردوں کو چاہیے کہ وہ دوڑ لگائیں اور ہر

چکر میں لگائیں لیکن عورتیں عام چال چلیں اور بوڑھا، بیمار، کمزور یا معذور جو دوڑ نہ سکے وہ بھی عام چل چلے۔

مردہ پر پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر وہی مذکورہ دعا(**لا الہ الا اللّٰہ وحدہ......الخ**) تین بار پڑھیں اور پھر ہاتھ اٹھا کر جو چاہیں دعا کریں۔ صفا سے مروہ ایک چکر اور مروہ سے صفا دوسرا چکر ہوتا ہے، اس طرح سات چکر پورے کرنے ہیں۔

سعی کے سات چکروں کی الگ الگ مخصوص دعا نہیں ہے، صفا اور مروہ پر وہی دعا ہے جو اوپر بتایا ہوں جسے چھ چکر تک پڑھنا ہے، صفا و مروہ کے درمیان کوئی دعا اور کوئی بھی ذکر کر سکتے ہیں، لوگوں میں مشہور ہے کہ سعی کے ساتویں چکر میں مروہ پر دعا نہیں کریں گے (یہ شیخ ابن عثیمینؒ کی رائے ہے)، اس کی کوئی خاص دلیل نہیں ہے اس لئے ساتویں چکر میں بھی دعا کی جائے۔ سعی کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر د سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی مکمل کر سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ سعی میں اگر آپ تھکان محسوس کرتے ہیں اور کچھ دیر بیٹھ کر آرام کرنا چاہتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے، کچھ دیر بیٹھ کر آرام کرلیں، زمزم پی کر مزید تازہ دم ہو جائیں اور وہیں سعی مکمل کریں۔

عمرہ کا چوتھا اور آخری کام: حلق یا قصر کروانا

جب آپ صفاو مروہ کی سعی کر لیتے ہیں تو اب آپ کے ذمہ آخری کام اپنے سر کو منڈانا یا کٹانا رہ جاتا ہے یعنی چاہے تو آپ بال منڈوالیں یا پورے سر سے بال چھوٹا کروالیں۔ عورتیں انگلی کے ایک پور کے برابر سر کا بال جمع کر کے اس میں سے کاٹ لیں، وہ خود سے بھی اپنا بال کاٹ سکتی ہیں اور دوسرے کا بھی کاٹ سکتی ہیں، عورت نے اپنا بال کاٹنے سے پہلے دوسری عورت کا بال کاٹ دیا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس طرح بال کٹانے کے بعد عمرہ مکمل ہو گیا۔ اب احرام کی چادر اتار دیں اور جو پابندی احرام کی وجہ سے تھی وہ سب ختم ہو گئیں۔ سعودی عرب میں رہنے والا اگر کسی وجہ سے مکہ میں بال نہ کٹا سکے تو راستے میں یا اپنے شہر میں جا کر بال کٹا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسے احرام میں باقی رہنا ہو گا، جب اپنا بال کٹا لیں پھر احرام کھول لیں۔

عمرہ سے متعلق مزید چند مسائل و تنبیہات

(1) عمرہ کرنے والوں میں ایک ٹرینڈ چلنے لگا ہے بار بار عمرہ کرنے کا، اس کی وجہ یہ ہے کہ وطن واپس ہونے پر فخریہ بیان کیا جاتا ہے کہ میں نے اتنا عمرہ کیا؟ یاد رہے، ایک سفر میں ایک عمرہ کافی ہے، یہی نبی ﷺ اور آپ کے پیارے اصحاب کا طریقہ رہا ہے۔ آپ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر انیس دن مکہ میں ٹھہرے، آپ نے بار بار عمرہ نہیں کیا، اسی طرح عمرۃ

القضا کے موقع سے تین دن مکہ میں ٹھہرے آپ نے روزانہ یا ایک دن میں کئی کئی عمرے نہیں کئے۔ کوئی مکہ میں ہفتہ دس دن یا کچھ دن ٹھہر کر مدینہ چلا گیا، وہاں سے پھر مکہ آرہا ہے تو یہ ایک دوسرا سفر شمار ہوگا، اس دوسرے سفر میں میقات سے دوسرے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔

(2) میت کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے اور میت کی طرف سے عمرہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنا عمرہ کرچکا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے ملک سے آیا ہے اس نے اپنا عمرہ کرلیا ہے اور دوبارہ اسے مکہ آنے کی امید نہیں ہے اور اگر اپنے وفات یافتہ والد یا والدہ کی طرف سے عمرہ کرنا چاہے تو اسی سفر میں وفات یافتہ والد یا وفات یافتہ والدہ کی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے لیکن دوبارہ آنے کی امید یا استطاعت ہو تو وہ اس سفر سے لوٹ کر پھر کبھی وفات یافتہ والد یا وفات یافتہ والدہ کی طرف سے مکہ کا سفر کرے اور میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کرے۔ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ چند دنوں کے فرق کے ساتھ ایک سفر میں ایک سے زائد عمرہ کرسکتے ہیں مگر جلدی جلدی اور بار بار عمرہ کرنا بہر حال غلط اور سنت کی خلاف ورزی ہے۔ ایک سفر میں دوسرا عمرہ کرتے وقت مکہ میں مقیم آفاقی شخص حل جاکر یعنی حدود حرم سے باہر جاکر مثلا مسجد عائشہ سے احرام باندھے گا۔ میت سے متعلق عمرہ کی مزید تفصیل جاننے کے لئے میرے بلاگ پر مضمون "**میت کی طرف سے عمرہ کا حکم**" مطالعہ کریں۔

(3) مقروض شخص کے عمرہ کی تین شکلیں بنتی ہیں۔ پہلی شکل تو یہ ہے کہ وہ مقروض ہے اور اپنے پیسے سے عمرہ کر رہا ہے تو ایسی صورت میں قرض دینے والا مہلت دے رہا ہو تو عمرہ کرنے میں حرج نہیں ہے لیکن قرض دینے والا قرض کا مطالبہ کر رہا ہو مگر اسے قرض نہ دے کر عمرہ کرنا چاہتا ہو تو اس کا یہ عمرہ کرنا صحیح نہیں ہے وہ پہلے قرض ادا کرے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ مقروض شخص کو دوسرا آدمی اپنے پیسے سے عمرہ کرا رہا ہو تو ایسا عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تیسری شکل یہ ہے کہ عمرہ کرنے کے لئے پیسہ نہ ہو وہ کسی سے قرض لے کر عمرہ کرنا چاہتا ہو تو دیکھا جائے گا کہ وہ قرض ادا کرنے کی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں؟ اگر بآسانی قرض ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو قرض لے کر عمرہ کر سکتا ہے لیکن قرض ادا کرنا دشوار و مشکل ہو تو قرض لے کر عمرہ نہ کرے، جب استطاعت ہو جائے تب عمرہ کرے

(4) بچہ بھی عمرہ کر سکتا ہے، اس کو اس عمرہ کا اجر ملے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کو غسل کرا کر احرام کا لباس لگا دیں اور میقات پر جیسے سب عمرہ کی نیت کرتے ہیں بچے کو بھی نیت کے الفاظ کہنے کو کہیں بطور خاص بچے کا سرپرست بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کر لے اور اس کو ممنوعات احرام سے بچائے، غلطی سے کسی مانع کا ارتکاب کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔ مکہ پہنچ کر سرپرست طواف و سعی میں ساتھ رکھے یعنی اپنے طواف و سعی کے ساتھ اس کو بھی طواف و سعی کروائے، پھر اس کا بال کاٹ دے، بچے کا عمرہ ہو گیا۔

(5) کوئی شخص کسی کام وضرورت سے مکہ آیا اور یہاں آکر اسے عمرہ کرنے کی خواہش ہوئی

تو وہ حدود حرم سے باہر جاکر مثلا مسجد عائشہ جاکر وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔ اور اگر کوئی جدہ کسی غرض سے آئے یہاں آنے کے بعد عمرہ کا ارادہ ہو جائے تو اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔

(6) انڈیا، پاکستان، نیپال اور کسی دوسرے ملک سے عمرہ کے ارادے سے جدہ آنے والے اور اسی طرح سعودی عرب کے کسی دوسرے شہر سے عمرہ کا ارادہ کرکے جدہ آنے والے، اگر جدہ آکر احرام باندھتے ہیں تو بغیر احرام کے میقات تجاوز کرنے کی وجہ سے دم دینا پڑے گا اس لئے اس بات کا خیال رکھیں اور اپنی میقات پر ہی احرام باندھ لیں یعنی عمرہ کی نیت کر لیں۔

(7) کسی دوسرے ملک یا شہر سے احرام باندھ کر مکہ یا جدہ آنے والے تھکے ہوں اور ہوٹل میں آرام کرنا چاہتے ہوں یا سونا چاہتے ہوں تو احرام میں رہتے ہوئے آپ آرام کر سکتے ہیں یا سو سکتے ہیں، نہانا چاہیں نہا سکتے ہیں، احرام کا کپڑا دھونا یا بدلنا چاہیں تو دھو اور بدل سکتے ہیں اور جب تازہ دم ہو جائیں تو حرم جاکر عمرہ کر لیں۔ یاد رہے محرم مرد کو سوتے جاگتے کسی وقت سر نہیں ڈھکنا ہے، غلطی سے سر ڈھک جائے تو یاد آتے ہی کھول لیں۔ غسل میں عورت و مرد دونوں کو خوشبو والے صابن و شیمپو سے بچنا ہے اور بال نہ ٹوٹے اس کا بھی خیال کرنا

ہے۔ آپ خود بال گر جائے یا ناخن ٹوٹ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور بدن میں کہیں سے خون نکل آئے تو اس سے نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ اس سے کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

(8)لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ حائضہ و نفساء احرام نہیں باندھ سکتی ہے، سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ذوالحلیفہ کی میقات پر توالد کی وجہ سے نفاس میں تھیں تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا: غسل کرو، لنگوٹ باندھ لو اور احرام کی نیت کرلو(مسلم:1218)اس لئے حالت حیض و نفاس میں عورت احرام باندھ سکتی ہے، تفصیل کے لئے میرا مضمون "حیض والی عورت کا عمرہ" میرے بلاگ پر پڑھیں۔

(9)عوام الناس میں خصوصا عورتوں میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ حج و عمرہ میں عورتوں کے لئے چہرے کا پردہ نہیں ہے، یہ غلط بات ہے، صحیح بات یہ ہے عورتوں کے لئے چہرے کا پردہ جیسے حج و عمرہ سے پہلے تھا ویسے ہی حج و عمرہ کے دوران بھی ہے اور حج و عمرہ کے بعد بھی رہے گا، کبھی بھی عورت کے لئے چہرے کا پردہ منع نہیں ہے ، صحابیات احرام کی حالت میں چہرے کا پردہ کیا کرتی تھیں۔ شیخ البانی نے ارواء الغلیل میں ایک اثر ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

عن فاطمةَ بنتِ المنذرِ أنها قالت كنا نُخمِّرُ وجوهَنا ونحن مُحرماتٌ ونحن مع أسماءَ بنتِ أبي بكرٍ الصدِّيقِ۔(اِرواء الغلیل:212/4)

ترجمہ: فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم عورتیں احرام کی حالت میں اپنے چہروں کا پردہ کیا کرتی تھیں اور ہم اسماء بنت ابی بکر کے ساتھ ہوتی تھیں۔

احرام میں عورتوں کے لئے نقاب و برقع منع ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ چہرہ نہیں ڈھکنا ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نقاب کے علاوہ دوسرا کپڑا مثلا دوپٹہ سے چہرہ ڈھکنا ہے۔

(10) یہ ضروری نہیں ہے کہ عمرہ کرتے وقت کوئی محرم اس کے ساتھ ہو لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کا سفر کرنے کے لئے آتے اور آجاتے دونوں طرف کوئی محرم ساتھ ہو۔ جس عورت نے بغیر محرم کے سفر کرکے عمرہ کرلیا تو عمرہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن بغیر محرم کے سفر کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوگی اس کے لئے اسے توبہ کرنا چاہئے اور محرم کے ساتھ ہی عمرہ کا سفر کرنا چاہئے۔

(11) احرام کی حالت میں عورت کے لئے کان، ناک، گلا اور ہاتھ و پیر کی زینت کو پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، لباس میں برقع و نقاب اور دستانہ پہننا منع ہے تاہم پیر میں موزہ اور جوتا پہننے میں حرج نہیں ہے۔ مردوں کے لئے انگوٹھی، گھڑی اور عینک لگانے میں حرج نہیں ہے لیکن چڈی، بنیان، موزہ اور جوتا نہیں پہننا ہے البتہ بیماری کی وجہ سے گھٹنے میں پیڈ لگا ہو یا جسم میں کہیں پٹی وغیرہ ہو تو عذر کی وجہ سے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(12) لوگوں میں جو یہ خیال مشہور ہے کہ میت کی طرف سے عمرہ ہوتا ہے اور زندہ کی

طرف سے طواف ہوتا ہے غلط ہے۔ میت کی طرف سے عمرہ والی بات صحیح ہے مگر زندوں کی طرف سے طواف والی بات غلط ہے۔ زندہ بدنی طوپر عاجز شخص (جس کی شفایابی کی امید نہ ہو) کی طرف سے عمرہ کرسکتے ہیں مگر تندرست شخص کی طرف سے نہ طواف کرسکتے ہیں اور نہ ہی عمرہ۔

(13) بعض لوگ حجر اسود کے پاس دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور بعض لوگ بار بار ہاتھ اٹھاتے ہیں پھر ہاتھوں کو چومتے ہیں، یہ عمل صحیح نہیں ہے، صحیح عمل یہ ہے کہ حجراسود کے پاس، اس کی طرف اشارہ کرکے صرف دائیں ہاتھ اٹھاکر بسم اللہ اکبر کہیں گے اور ہاتھ کو نہیں چومیں گے۔ حجراسود کا بوسہ لیناہے یا استلام (چھونا) کرناہے یا پھر اشارہ کرناہے یعنی ان تین میں سے کوئی ایک عمل کرنا ہے جبکہ آج کل عموما اشارہ ہی ممکن ہے اس لئے میں نے اشارہ کا ہی ذکر کیا ہے۔

(14) برکت اور شفا کی نیت سے مقام ابراہیم، غلاف یا دیوار کعبہ چھونا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی تعلیم نہیں دی ہے۔

(15) لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے ، اور پہلی نظر کی دعا بھی بیان کی جاتی ہے :" **اللهم زد هذا البيت تشريفاً وتكريماً وتعظيماً ومهابة، وزد من شرفه وكرمه ممن حجه أو**

اعتمرہ تشریفاً وتکریماً وتعظیماً وبراً" آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ لوگوں کا مذکورہ اعتقاد بھی غلط ہے اور یہ دعا بھی ضعیف ہے اس لئے اس غلط اعتقاد کا خاتمہ کیجئے۔ اور یہ عقیدہ بنائیے کہ حج وعمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: **الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللَّهِ، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ، وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ** (صحیح ابن ماجہ: 2357)

ترجمہ: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انہوں نے حاضری دی، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کیا۔

(16) لوگ غلاف کعبہ پکڑ کر اور اس کا واسطہ دے کر دعا کرنا افضل سمجھتے ہیں، یہ صحیح عمل نہیں ہے تاہم ملتزم (کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کی درمیانی جگہ) میں دعا کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ اس جگہ پہ نبی ﷺ سے دعا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے البتہ بعض صحابہ کرام مثلا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہما سے ثابت ہے۔ اس لئے اگر کوئی ملتزم میں دعا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور یہاں دعا کرنے کے لئے کوئی خاص وقت نہیں ہے، آپ طواف کے شروع میں یا آخر میں جب سہولت ہو دعا کرلیں اور اس جگہ کی کوئی مخصوص دعا بھی نہیں ہے۔

(17) بسا اوقات طواف کرتے وقت شک ہوجاتا ہے کہ کتنا چکر ہوا، ایسے میں جس چکر میں

شک ہو اس کو شمار نہ کریں، اس سے کم کو بنیاد بنا کر طواف مکمل کریں مثلاً کسی کو شک ہوا کہ تین چکر ہوا یا چار تو چار کو شمار نہ کرے، تین کو بنیاد بنائے اور بقیہ چکر پورا کرے۔

(18) یہ تو آپ جان چکے ہیں کہ طواف یا سعی میں ہر چکر کی الگ الگ مخصوص دعا ثابت نہیں ہے، اسی طرح یہ بھی جان لیں کہ بعض لوگ نماز کی طرح طواف اور سعی کی بدعتی نیت کرتے ہیں۔ طواف کی نیت کرتے ہوئے کہتے ہیں: (**اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍاللّٰہ تَعَالٰی عزّوجل**) اور سعی کی نیت کرتے ہوئے کہتے ہیں: (**اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَة سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِّوَجۡهِکَ الۡکَرِیۡمِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ**)،،، طواف و سعی کے لئے ایسی نیت کرنا حدیث سے ثابت نہیں ہے، یہ بدعتی عمل ہے اس سے باز رہا جائے۔

(19) اضطباع صرف طواف میں ہے اس لئے سعی کرتے وقت اضطباع نہیں کرنا ہے لیکن بہت سارے لوگوں کو سعی میں بھی اضطباع کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، ہوسکے تو آپ ایسے لوگوں کو صحیح بات بتائیں۔

(20) طاقت رکھنے والوں کو چاہئے کہ اپنے قدموں سے چل کر عمرہ کے ارکان وواجبات پورا کریں لیکن اگر عذر کی وجہ سے ویل چیئر (سواری) پر طواف یا سعی کرنے کی ضرورت ہو تو آپ سواری کا استعمال کر سکتے ہیں۔

(21) عمرہ میں بال کے تعلق سے لوگوں میں مختلف قسم کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں پہلی بات یہ ہے کہ کتنے سارے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عمرہ میں بال کٹائے یا نہ کٹائے کوئی مسئلہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد جن میں عورتیں بھی ہیں عمرہ کے سارے کام کر کے بال کٹائے بغیر احرام کھول دیتے ہیں اور واپس آجاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ عمرہ میں بال کٹاتے وقت سر میں کہیں کہیں سے چند بال کاٹ کر احرام کھول لیتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ لوگوں میں یہ خیال بھی عام ہے کہ پہلی بار عمرہ کرنے پر بال منڈوانا ضروری ہے اور اس کے بعد بال منڈوانا ضروری نہیں ہے۔

انہی باتوں کی وجہ سے شروع میں عمرہ کے ارکان، واجبات اور سنن کا ذکر کیا ہوں تاکہ آپ کے لئے عمرہ کے مسائل سمجھنا آسان رہے۔ عمرہ میں حلق (بال منڈوانا) یا قصر (چھوٹا کرنا) کروانا واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرتا ہے تو اس کے ذمہ مکہ میں ایک بکری ذبح کرنا واجب ہے۔ جو لوگ کہیں کہیں سے سر سے چند بال کاٹ لیتے ہیں اس نے بھی ایک واجب ترک کیا اور جس نے بال کٹایا ہی نہیں وہ تو واجب کا تارک ہے ہی، ان دونوں آدمیوں کے ذمہ دم دینا ہے۔ اگر کوئی غلطی سے بال کٹانے سے پہلے ہی احرام کا لباس اتار دے پھر کچھ دیر بعد یاد آئے کہ غلطی ہو گئی تو وہ دوبارہ احرام کا لباس لگا لے اور پھر بال کٹائے اس میں کوئی دم یا فدیہ نہیں ہے۔

عمرہ پہلا ہو یا دوسرا تیسرا بال منڈوانا افضل ہے لیکن آپ بال کٹاتے ہیں تو یہ عمل بھی جائز ہے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس بات کا خیال رکھیں کہ پورے سر سے بال

چھوٹا کرنا ہے، کہیں کہیں سے نہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی پورے سر کے بال کو ایک جگہ جمع کرے اس میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹ لے۔

(22) عمرہ کے چار کام ہیں، ان کو مکمل طور پر انجام دینے کے بعد آپ کا عمرہ پورا ہو جاتا ہے لیکن بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عمرہ کر کے مدینہ نہیں گئے تو عمرہ نہیں ہو گا۔ یہ خیال غلط ہے، عمرہ کا مدینہ جانے سے تعلق نہیں ہے، عمرہ ایک الگ عبادت ہے اور مسجد نبوی کی زیارت ایک الگ عمل ہے۔ آپ نے عمرہ کا کام مکمل کر لیا ہے تو آپ کا عمرہ ہو گیا، مدینہ جانا آپ کے لئے ضروری نہیں ہے۔ ہاں آپ مسجد نبوی کی زیارت کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی نیکی کا کام ہے مگر اس کا عمرہ سے تعلق نہیں ہے۔

(23) عمرہ کرنے کے بعد آپ کے پاس مزید ایام ہیں جو مکہ میں گزارنا چاہتے ہیں تو ان ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پنج وقتہ نمازیں حرم میں پڑھیں، وہاں تلاوت، ذکر و دعا کا کثرت سے اہتمام کریں اور نفلی طواف (مع دوگانہ) ادا کریں۔ بعض لوگ اپنے ہوٹل میں رہتے ہوئے امام حرم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ کسی بھی مسجد کے امام کی اقتداء مسجد میں کی جائے گی اس طرح کہ صفیں امام سے متصل ہوں، مسجد سے باہر اپنے گھروں میں امام کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔

(24) حدود حرم میں جتنی مساجد ہیں ان میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے حتی کہ عورتیں حدود حرم میں اپنی رہائش پر بھی نماز پڑھیں گی تو ایک لاکھ اجر ملے گا لیکن یاد رہے کہ بیت اللہ میں جا کر امام حرم کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہے۔

(25) اگر کوئی کسی جگہ کا سفر کرے اور وہاں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہ اس جگہ پہنچ کر اول دن سے مقیم کے حکم میں ہے، وہ مکمل نماز پڑھے گا لیکن اگر چار دن یا اس سے کم کسی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہ مسافر کے حکم میں ہے، اپنی نماز قصر کے ساتھ ادا کرے گا اور مسافر اگر مقیم کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو مقیم کی طرح مکمل نماز پڑھے گا۔

(26) بعض لوگ جب مکہ سے واپس جاتے ہیں تو کفن کو زمزم سے دھو کر لے جاتے ہیں، یہ بدعتی عمل ہے اور اس سے میت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ میت کو اس کا اپنا عمل فائدہ پہنچائے گا لہذا کسی مسلمان بھائی یا بہن کو زمزم سے کفن دھو کر نہیں لے جانا چاہیئے، اگر کسی کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اسے منع کریں۔

(27) جب آپ اپنے ساتھ زمزم کا پانی لے جاتے ہیں تو غیر مسلم بھی مانگنے آتے ہیں، آپ غیر مسلم کو زمزم کا پانی دے سکتے ہیں، زمزم کم ہو تو اس میں عام پانی ملا کر لوگوں کو دے سکتے ہیں اور کسی مریض کو شفایابی کے لئے پلا سکتے ہیں۔ زمزم بھی ایک قسم کا پانی ہے اسے بیٹھ کر پئیں، اس کی کوئی مخصوص دعا ثابت نہیں ہے اور جو دعا عوام میں مشہور ہے (**اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ عِلمًا نافعًا ورزقًا واسعًا وشفاءً من كلِّ داءٍ**) یہ ضعیف ہے۔

(28) بعض لوگ رجب میں عمرہ کرنے کو افضل سمجھتے ہیں، یہ لوگوں کی جہالت ہے اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے، آپ کبھی بھی عمرہ کر سکتے ہیں، رجب کی تخصیص صحیح نہیں ہے البتہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا افضل ہے (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے جیسا اجر ہے) اس لئے موقع ملے تو رمضان میں عمرہ کریں ورنہ کبھی بھی عمرہ کر سکتے ہیں۔

آپ کو کیسے معلوم ہو گا کہ آپ کا عمرہ قبول ہوا کہ نہیں؟

آپ کا ایمان وعقیدہ صحیح ہو (یعنی آپ دیندار ہیں اور شرک وبدعت کرنے والوں میں سے نہیں ہیں)، آپ نے کسی کی حق تلفی نہ کی ہو، آپ نے حلال پیسے سے اللہ کے گھر کا سفر کیا ہو، آپ نے اخلاص کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے عمرہ کیا ہو (اس عمرہ میں لوگوں کے لئے دکھاوا، دنیا طلبی اور شہرت نہ ہو)، آپ نے سنت کے مطابق جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے عمرہ کیا ہو تو اپنے رب پر یقین رکھیئے کہ وہ آپ کا عمرہ قبول کرلیا ہے لیکن اگر ان باتوں میں کہیں آپ سے غلطی ہوئی ہے تو اس کی اصلاح کرکے پھر سے کامل طور پر عمرہ کریں، بے شک اللہ قبول کرے گا۔

آج کل لوگ عمرہ پر نکلنے سے قبل عمرہ کا پرچار کرتے ہیں، دعوت پہ دعوت کھاتے ہیں، گھوم گھوم کر سب سے ملاقات کرتے ہیں، لوگوں سے رسماً معافی پہ معافی مانگتے ہیں، عمرہ پہ جاتے وقت ملاقاتیوں کا بڑا ہجوم لگا رہتا ہے جو مالا پہنا پہنا کر رخصت کرتا ہے، واپسی پر اسی طرح قطاروں میں کھڑے لوگ مالا لئے استقبال میں حاضر رہتے ہیں۔ کیا اس طرح کا عمل ونمونہ عہد رسول اور اسلاف کی سیرت میں ملتا ہے؟ عمرہ ایک عظیم الشان عبادت ہے، اس کا تقاضہ ہے کہ بغیر ہنگامہ کئے چپ چاپ اللہ کی رضا کے لئے عمرہ کریں تاکہ اللہ ہماری عبادت قبول کرے۔ کیا آپ کو صحیح مسلم (1905) کی وہ حدیث یاد نہیں ہے جس میں مذکور ہے کہ شہرت کی وجہ سے جہاد کرنے والے، علم حاصل کرنے والے اور مال خرچ

کرنے والے کو جہنم میں گھسیٹ کر پھینک دیا جائے گا۔ تو جو شہرت کے لئے عمرہ کرے گا اس کا بھی یہی حشر ہو گا، اسے بھی گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس لئے ہمیں عمرہ کی انجام دہی میں ایسے رسم ورواج اور اعمال سے بچنا چاہیئے جو شہرت کے قبیل سے ہوں اور عبادت کے اخلاص کو ختم کرنے والے ہوں۔